

حدیث کا بنیادی کردار

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسین ندوی

(جواب آخر حصہ قسط)

اس امت کو اپنی میراث سے محروم، اپنے آغاز سے
یہ تعلق، اپنی اصل سے مرگشہ و حیران بنا رہے
ہیں، اور وہ معاملہ کر رہے ہیں، جو ہو دست مجھت
کے دشمنوں نے، یا انقلاب زمانے ان مذہب کے
ساتھ کیا، اگر وہ باہوش و حواس یہ کام انجام
دے رہے ہیں تو اس امت اور اس دین کا ان سے
بڑھ کر کوئی دشمن نہیں، کیونکہ اس کے بعد نئے سے
بچہ رہے ہیں ذوق کو وجود بخشنے کا کوئی ذریحہ
کے پھر اس دینی ذوق کو وجود بخشنے کا کوئی ذریحہ
نہیں رہ جاتا، وہ ذوق جو صحابہ رضی اللہ عنہم کا امتیاز تھا،
اوہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی راست مجھت
یا اس حدیث پاک کے واسطے کے لئے (جو اس محمد
کی کچی تصویر، اس عبدی کی خصیات سے ملتو، اور اس
کی عطریزیوں سے مطلع ہے، پیدائشیں کیا جاسکتا۔
فاضل مصنف محمد احمد نے اپنی کتاب میں جس کا
عنوان ہے "اسلام دورا ہے پر" اسلام دشمنی کے
حقیقی اسباب اور اس سازش کی خطرناکی جوسلم
معاشرہ کو اس بے بدلت قوت سے محروم، اور اس
بنی فیقر خزانے سے خالی کر دینا چاہتی ہے، پڑی اپنی شخصی
کی ہے وہ کہتے ہیں:-

"سنت نبوی ہی وہ کہنی ٹھاکری ہے جس پر اسلام کی
عمرت کھڑی ہے، اگر آپ کسی عمرت کا ڈھانچہ ہیں
دیں تو کیا آپ کو اس پر تعجب ہو جاؤ کہ عمرت اس
اس مخصوصہ ذاتی فیصلہ کے بعد قرآن کریم کی ایجاد
کی تحریک کرتا اور مغربی تہذیب و تمدن کی روح
کیا جا سکتی، اخلاقی اصول اسلامی حاصل کے حکایات
سیاسی کا پیداگان کرتا اس سان ہو جاتا ہے
جو لوگ یہ کوئی شکر ہے میں کہ امت اسلامیہ

کو اس حیات بخشن، اور بہارت و قوت عطا کرنے
والے صاف و شفاف حرشیب سے حدیث کے محبت ہونے
اور اس کی قدر و منزرات میں شکوہ اور شہزادی
اتباع سنت کی ہدروت کے انکار سے، ٹوٹ کر لادر
لکھ کر رہ جائے گا۔"

حدیث کے محبت اور لقینی طور پر قابلِ عبار
باقی حصہ پر

تباہ ہے کہ مغربی پیر کو عزت کی نگاہ سے دیکھ، اور
باہر سے آنے والے ہر نہد کی اس لیے پرستش کرے
کر وہ باہر سے آیا ہے، اور طاقتور اور چکدار ہے،
ماڈی احتیار سے یا افریق پرستی ہے اس واقعہ کا
سب سے بڑا سبب ہے کہ آٹھ احادیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت کا پورا نظام پیش کیا
ہے، سنت نبوی ان تمام سیاسی افکار کی اصلی اور
محنت تردید کرتی ہے، جن پر مغربی تمدن کی عمارت
کھڑی ہے، اس لیے وہ لوگ جن کی نگاہوں کو
مغربی تہذیب و تمدن خیر کر چکا ہے، وہ اس نکل
سے اپنے کو اس طرح نکاتے ہیں کہ حدیث و سنت
کا بالظیر یہ کہہ کر انکار کر دیں اس کے بعد
اوہ آپ کی ذات پر مکمل اعتماد اور سنت کے حراج
اوہ ماضی پر پڑے تھے اور اطہار ان پرستی پر مغربی
تہذیب کی تضمیں و تقدیم اس کو علم انسانی کے
آخری دریافت میختہ کر تصویر کے ساتھ کچھ نہیں
کیا جا سکتی، اخلاقی اصول اسلامی حاصل کے حکایات
سیاسی کا پیداگان کرتا اس سان ہو جاتا ہے
کا کی سببے چھوڑ دیتے ہیں:-

"آج ہب کا مسلمانی حاصل کیں مغربی تہذیب کا اخ
دا پھر بہت بڑا جو ہے ہم ان لوگوں کے لئے بخوبی
بڑی سمجھیں اور دشمن خیال مسلمان کیا جائے
اک اور سبب پانچ سو ۵۰ بیکٹے ہیں کا ایک بھی
وقت میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر مل
لے اس امت کی میں مغربی تہذیب کو اعتماد کرنا
چاہکا ہے، پھر وہ موجودہ مسلمان نسل اس کے لئے

سعدیہ حکایات

بیتل ایکٹری

عجلیں مخالفت و نشریات کا لال الغلب نہدۃ الفلاح، تھنو

۱۰ جنوری ۱۹۹۵ء مطابق ۸ ربیعہ المظہم ۱۴۱۵ھ

شمارہ نمبر ۳

جلد نمبر ۲

مولانا میمن الدین دوی
تاب ناظم ندوہ العدل اکھنتو

مشاورہ

اس دارہ میں	سالانہ	۱۰۰ روپے
اگر شرخ نشان	فی شمارہ	۵ روپے
ہے تو اس کا مطلب	بیرونی مالک فناہ ڈاک	
بے کہ اس شمارہ پر آپ کا پسند و ختم ہو جکا	ایشیانی، یورپی، افریقی و امریکی مالک	
ہے، بہذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین و ادب کا	خادم ندوہ العدل، کاتر جہاد، آپ کی خدمت میں	
بہنچتا ہے تو سالانہ چندہ ستر روپے پر بڑھ	بھری ڈاک بھری ڈاک	
من آرڈر و فرقہ تعمیر حیات کے پتہ پر ارسال	بھری ڈاک جملہ	۱۰ روپے
فسد میں		۲۵ روپے

منہج تعمیر حیات پوسٹ بکس، ۹۳ ندوہ العلامہ اکھنتو
ڈرافٹ سکریٹی مجلس صفات و نشریات اکھنتو کے نام سے بنائیں۔
اور وہ فرستہ تعمیر حیات کے پتہ پر روانہ کریں

کے زار

خط و تایات اور سن آرڈر کے وقت
جو بن دینا ملک سپ اپر خریداری نہیں کرے
ساتھ مکمل نام دیتے ضرور نہیں، خریداری
نمبر برپتی کی سلپ پر بخاطر بتائے اگر آپ
جدید خریداری میں تو اس کی صراحت ضرور
کوئی اس سے دفتری کارروائی میں آسانی
اور جلدی ہوتی ہے۔ سینکڑ

پر نظر پہنچا جیسیں اے آرڈر سسیں ملیں کارکے دفتر تعمیر حیات مجلس صفات و نشریات ندوہ العلامہ اکھنتو کے شانے کیا

(مولانا سید) محمد راجح حسنی مددوی

مدارس عربیہ اسلامیہ کا مام و مقام

جب اسلام انوں کو اکثریتی پوزیشن حاصل نہ ہونے کی بنا پر حکومتی سطح پر اپنے ملی مفاد کی خبر گیری ہا موقع حاصل نہ ہوا اور ملک کے سیکھر یا غیر اسلامی ہونے کی بنا پر مسلمانوں کے ملی مفادات کا حکومتی سہارا زہوان کی ملی ابخیزیں اور ان کی عوامی سطح کی دینی درسگاہیں اور ان کی اپنی قائم کردہ تربیت گاہیں دہائیں کی تو پورا کرتی ہیں اور ملت کی ضرورت کا ماما و اسرتی ہیں اور مسلمانوں کو اپنی دینی و ملی ضرورت کے لئے انہی سے رہنمائی اور علاج فرم ہوتا ہے۔

تعلیم و تربیت کا مام ملک و ملت کی ضرورت کے افراد تیار کرنے کا ہے اسی لئے دنیا کی متعدد قومیں اس پر صرف یہ کتو جو دنیا ہیں بلکہ اس پر اپنے بحث کا خاص حصہ صرف کرتی ہیں یعنی غیر مسلم حکومتوں میں جہوری اور سیکولر نظام کی وجہ سے مسلمانوں کے ملی رہنماؤں پر یہ ذمہ داری عالم ہوئی ہے کہ ان کی نظام تعلیم و تربیت میں موجود ملی اور دینی حصہ کی خالی ہوا کو وہ اپنے نظام تعلیم و تربیت سے پرکریں، الحمد للہ جمارے دینی عربی مدارس اس خلا، کو بہت لچھے طریقے سے پورا کر دے ہیں چنانچہ ملک کے موجود نظام تعلیم و تربیت سے مکارا بخیر وہ نتائج حاصل کئے جائے ہیں جو ملک طور پر موجود نظام تعلیم سے بھی حاصل نہیں ہوتے، اخلاق و کردار کی تعلیم انسانیت اور نیک خصوصیات پر افراد کی تربیت، ایک جگہ کے رہنے والوں کے درمیان ان کے سیاسی یا مذہبی اختلافات کے باوجود ایسی یا گماجگت پیدا کرنا جیسی ایک ہی قوم کے اندر ہوئی ہے اور ملک کے لئے اور ملک والوں کے لئے اپنی خیر خواہی اور صلاحیتوں کا استعمال سکھانا، یہ وہ کام ہیں جو بغیر اخلاقی و دینی تعلیم کے نہیں انعام پا سکتے ہیں وہ اخلاقی و دینی تعلیم ہے جو ہمارے مدارس انجام دیتے ہیں، ہمارے مدارس کے لوگ اگرچہ اپنے اسلامی دینی عقائد و اعمال پر سختی سے قائم ہوئے، یعنی دین سے ان کی یہ وفاداری ان کے ملک کے مشترک ڈھانچے کو خیریں کے چھڑنے اور ملک کی ترقیات کو پڑھانے کے کام سے مانع نہیں بنی، ہمارے مدارس نکٹھ ہوئے مذہبی و اسلامی قائدین نے اپنے غیر مسلم جمیعوں کے ساتھ شاذ بشاذ جنگ آزادی میں شرکت کی اور آزادی ملنے پر جب قیادت کا وقت آیا تو اقلیت میں ہونے کے باعث ان کو ان کا خاطر خواہ حصہ بھی نہیں ملا، مگر ان کا مقصد قوم کی اپنی تعمیر اور مذہب و اخلاق کی خدمت بھی الہزادہ بدول نہیں ہوئے بلکہ اخلاقی سماقت عورت میں لگتے اور جو بکملت مسلمانی کے کام تمام ملت اسلامیہ کی خواہ ہندوستان میں ہو خواہ دنیا کے مختلف حصوں میں ہو، مشترک ذمہ داری ہے۔ الہزادہ ایک جگہ انجام دی جائے تو وہ میری دہشت گردی کا الزام ہے۔

مذہبی ملت اسلامیہ کو بھی فائدہ پہنچالے، یہی وہ پہلو ہے جس کی وجہ سے ہندوستان کی غیر مسلم اکثریت کے ایک تنگ ذمہ دیت و لطفی کو بدیگانی شروع ہوئی اور وہ اس قدر بڑھی کہ ہمارے یہ مدرسے نکاہوں میں کھٹکنے لگے، اور ان کے افراد کے جزویات تک کی گرفت اور بھان بنی ہوئے بلکہ حلال نہیں ملک اور ان کے تحت استفادہ کرنے والوں پر اختیار کی ہوئے طول طویں نصاب سے کب اس بات کی فرصت ہے کہ وہ کسی غیر مناسب مصروفیت میں بیہدہ دوستی و محبت بنا بھی اور مذہبی امور میں اپنے اسلام پرچے رہنے ہوئے وطنی تعلق کی بنا پر غیر مسلم حضرات کے ساتھ اخوت کا معاملہ رکھا، اور اب ان کے موجودہ اختلافات کی دینی مفاد کو ملکی مفاد سے لٹکانے نہیں دیتے، یہی لوگ آج غیر مسلم اکثریت کے بعض رہنماؤں کی طرف سے تنگ و مشبہ کی نظرے دیکھ جائے گے میں جو کہ ایک نہایت غیر صحت مندانہ علمات ہے، یہ تنگ و مشبہ ملک کے انسانی اور اخلاقی خلا، کو پرکرنے میں مدد دینے کے بجائے ملک میں اپنی انشاد اور مضبوط و مکروہ کے مابین نکشش اور رہائی کو جنم دینے والی بات ہے اس سے ملک کو اور خود اکثریت کو کیا نقصان پہنچے گا اس کو بآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔

شہر الطائفی

- ۱۔ پانچ کاپی سے کم کی ایک فی جاری نہیں کی جاتی۔
- ۲۔ فی کاپی پر ارا روپے کے حاب سے زر صمات پیشگی روانہ کرنا ہوئی ہے۔
- ۳۔ کمیش جوابی خط سے معلوم کریں۔

نرخ اشتہار

- | | |
|--|------------------------------------|
| ۱۔ تعمیر جیات کافی کام فی سینٹی میٹر ۲۰/- | حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی |
| ۲۔ کمیش تعداد اشاعت کے مطابق ہوگا جو آرڈر دینے پر تعین ہوگا۔ | (مولانا) ایڈ محمد بن عینی ندوی |
| ۳۔ اشتہار کی نصف رقم پیشگی جمع برنا ضروری ہے۔ | مدارس عربیہ کا کام..... |

بیسروں ملک گائندے

Mr. TARIQUE HASAN ASKARI Sb.
P.O.Box No. 842
MADINA MUNAWWARAH - (K.S.A.)

Mr. M. AKRAM NADWI
O.C.I.S.
St. CROSS COLLEGE
Oxford OX1 3TU - U.K.

Mr. M. YAHYA SALLO NADVI Sb.
P.O.Box No. 388
Vereniging
(S.AFRICA)

Mr. ABDUL HAI NADVI Sb.
P.O.Box No. 10894
DOHA - QATAR

Mr. QARI ABDUL HAMEED NADVI Sb.
P.O.Box No. 12525
DUBAI - (U.A.E.)

Mr. ATAULLAH Sb.
Sector A-50, Near Sau Quater
H. No. 109 Town Ship, Kaurangi
KARACHI - 31 (Pakis)

Dr. A. M. Siddiqui Sb.
98- Conklin Ave
Woodmere
New York 11598 - (U.S.A.)

- | | |
|-------------------------|------------------------|
| ۱۔ حدیث کا بنیادی کردار | عربی ملک کا دینی کردار |
| ۲۔ تحفظ مدارس..... | نذر الحفظ مدارس..... |

- | | |
|---------------------------|-------------------------------|
| ۳۔ عربی ملک کا دینی کردار | حضرت اولاد ایڈ المحن علی ندوی |
|---------------------------|-------------------------------|

- | | |
|-----------|-----------------|
| ۴۔ (پورٹ) | مذرا الحفظ ندوی |
|-----------|-----------------|

- | | |
|-----------------------------|---------------|
| ۵۔ مولانا برہان الدین سنجلی | شمس الحق ندوی |
|-----------------------------|---------------|

- | | |
|----------------------|---------------|
| ۶۔ ترجمہ: گور براجوف | شبان کی فضیلت |
|----------------------|---------------|

- | | |
|-------------------|--|
| ۷۔ مسیح طارق ندوی | دینا قلت آبادی کے خطے میں ترجمہ: محمد ایاس |
|-------------------|--|

- | | |
|----------------|---------------|
| ۸۔ سوال و جواب | میدا شرف ندوی |
|----------------|---------------|

- | | |
|----------------|----------------|
| ۹۔ عالمی خبریں | میڈیا شرف ندوی |
|----------------|----------------|



دینی عربی مدارس کا میمی ارتقی اور وطن کردار میں

اور

ہندوستان کے لئے ان کا باعث افتخار ہونا

ایک تاریخی جائزہ اور ارض کے ساتھ سلوک و معاملہ کا کیسے دینا ضرداز نہیں

اسی درود من از مخصوص کا موصود شعبہ خواض اور کردار کش کیسے دہنیا کیسے ہے جو ادھر کچھ عرصہ سے دینی عربی مدارس کے خلاف
چلا نہ چاہیے۔ اسی مخصوص کو دیگر زبانوں میں منتقل کیسے فخر ملکوں کا وطن بھونچنے کی کھڑوت ہے۔
(ادارہ)

کامنڈاب بھی دیکھا جاسکتا ہے جس کا تصور ہے
شواب اور استاد و معلم کی دینی فضیلت طلب کے ذہن
پر نقش ہوتی ہے، اور ان کا عقیدہ اور حیثیت ایمان بن
چکی ہوتی ہے، اس لئے ان میں لا اگر سب نہیں تو
پڑھنا اور پڑھانا، مطالعہ اور محنت ان کی روح
کی خدا اور ان کی عبادات اور فطیفین گیا تھا اس لئے
کے تمام اوقات (البشری ضرورتوں اور قلیل راست
کے علاوہ) پڑھنے پڑھانے میں بھرے رہتے
سعادت سمجھتی ہے، اس ائمہ میں بہت سے حضرت
معتھیہ ایضاً کے کر بعض حضرت کھانے کے وقت اور
نہ وقایت کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں اور
گروہ مذہبیان میں بھرے رہتے ہیں، اور
مفقودیہ ایضاً تیاب ہیں، اوسان کی بنا پر ہر ہی
اپنے علمی امتیاز اور کمال فن کی جایا پانے ملک
ہوئے زمانہ اور ترقی یافتہ جدید دور اور لیک نویز
یادوں سے ملکوں میں بھوفولہ و موابع حاصل
و ترقی پذیری معاشرہ میں ان کی قدر و قیمت اور
کرکے ہیں، ان کے آنکھوں کے اپنے ملک
ضروت و افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا،
ایسا گھر اور شہر یہ تعلق ہوتا ہے جس کی مثال
اور مدرسہ میں قناعت و ایثار کی زندگی کی دلائے
ہیں، اور اپنے فن اور طبلہ کی خدمت کرتے ہیں کی
زمانہ میں بھی اقتصادیات اور معیار زندگی کی تحریک
ہندوستان کی علمی و دینی تاریخ کے ہزار سال صفت
اوقات ان نے شکل پر ہوتے تھے، اور ان کو خود
میں بھرے ہوئے ہیں۔

۱ - ان میں سے ایک بڑا امتیاز و شمار
کی خیر اور اس کی قدوی قیمت کا انکار نہیں کیا جاسکتا
۲ - دوسری خصوصیت درس میں نہیں
(خصوصیت و علامت) پڑھانے والوں اور پڑھنے
و والوں کا اخلاص (INCERTITY) اور ایثار
اس درج استغراق و انہاک رہا کرتا تھا اور اس
کا اپنے ملک گئے ہیں ان میں متعدد اہم مناصب

پڑھنے ہوئے ہیں اور ان غلوٹوں میں تحدیہ کا ہر یہی کوئی
ہندوستان کے دینی و ملی اداروں نے
اسکوں قائم کئے اور علم کی ترویج میں مستفویت
کا کوئی جواز نہیں رہتا، اور اگر اس کا جواز کوئی
سمجھتا ہے تو قوم وطن کے ساتھ اس کی خیر خواہی
قابل اعتماد نہیں کہی جاسکتی، ہمارے سنجیدہ اور
اور قوم وطن کے خیر خواہ لوگوں کو اس صورت
حال پر خور کرنا چاہیے اور اس کی درستگی کے
لئے تدبیر سوجنی چاہیں، جہاں تک ہمارے
اخنوں نے اپنے اضلاع دینی اور سماجی رہنمائی کا جو
ذمہ دار ان مدارس عربیہ اسلامیہ کا تعلق ہے
اخنوں نے اس طرف قدم اٹھایا ہے اور سنجیدہ
و جمہوری طریقے سے وہ جو کر نامناسب ہے وہ کہے
صرف ممتاز اہل علم ہی نہیں بلکہ سربراہان حکومت
میں سراپا ہیں ملک اور بیرون ملک کے
کوئی بھی بات نہیں سمجھتی اور اس کے تحقیقاتی شبیہ
کوئی بھی بات نہیں سمجھتی اور اس کے تحقیقاتی شبیہ
اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے کہ ایسے ان
دوسرا سنجیدہ باشندوں میں خواہ
وہ کسی فرقے کے ہوں جو تائید و قدر حاصل کی ہے
وہ ندوہ الحلماو کے متعلق حقیقتی اس غلط سمجھ کو نہیں
غیر جمہوری طریقے سے برقرار کار لانے کی کوشش
کرتے ہیں، ان مدارس فاصلہ طور پر ندوہ العلامہ
... کی تعلیمی و تربیتی فضایں سنبھالے والے اس
وقت کی تعداد میں ملک کی یونیورسٹیوں
میں پروفیسر، ریڈر اور سربراہان سمجھ ہیں، اور یہ
اور علمی تحقیقی اداروں کے ذمہ دار عہدہ ان کے
قائم کرنے والے ہیں، ادب و صفات میں جگہ
اہم جگہوں کو پیر کے پھرے ہیں، حکومت کے قائم
کردہ متعدد حساس جگہوں میں بھی کام کر رہے
ہیں، خود حکومت کی طرف سے ان کی قابلیت ایت
کا اعتراف ہوتا رہتا ہے، ان ملکوں اور فاصلہ طور پر
جنہوں نے چند نعمتیں خدا کو عربی فارسی میں نہیں
کے انعام صدر جمہوریہ سے مل چکے ہیں، ملک
کے باہر جو ندوی فضلا، جلتے ہیں ان کو بھی باقتوں
پاٹھیا جاتا ہے اور تعداد باؤقار منصبوں پر فائز
ہوتے ہیں، اور باہر کے جو طلباء اندوہ سے پڑھ
کے اپنے ملک گئے ہیں ان میں متعدد اہم مناصب

لطف

حکیم عزیز الرحمن اعظمی

چلا تو بہ کنائ منزل پہنzel
درود مؤمناں منزل پہنzel
سلام عاشقان منزل پہنzel
حدیث جانِ جان منزل پہنzel
شفائے جاوداں منزل پہnzel
گل باغِ جانِ جانِ منزل پہnzel
دہ ابرِ حافظت پھر بڑھ رہا ہے
زبؤں سے بھی زبؤں تر چکا ہے
یہ حالِ مہدیاں منزل پہnzel
محجھے اپنے بیانِ آرزو ہے
ہر رے آقا بالیں آرزو ہے
ہزاروں بار لا کھوں بار رحمت
جبیں کا ایک حصہ ہو چکا ہے
خیالِ آستانِ منزل پہnzel
خدائے پھرے بالِ منزل پہnzel
رہا رحمتِ فشاںِ منزل پہnzel

ہے، اور وہاں علماء کی صحبت بھی ممکن ہے۔^{۱۹}
 ہندوستان کے فخر و میراث کے لئے یہ
 بھی کافی ہے کہ یہاں کی ایک تعلیم گاہ اور عربی
 سکاہ روزانہ العلوم ندوۃ العلماء کی تاسیع کردہ
 عربی زبان و ادب کی کتابیں تحریق یافتہ عرب
 ملک کے متعدد اسکولوں اور کالجوں میں داخل
 کیا جائیں، اور سماں کے بعض فضلا راوی حاملی
 ملک پر ایک ملینڈ کردار ادا کر سکے۔

سین مدت درا رے اور عر پا سیمہ
کے بعد سے اس بارے میں ہر طرف خاموشی تھی، اور
اور اس کو شش یا احساس نے کسی تحریک اور دعوت
کی شکل نہیں اختیار کی تھی، جس میں مند بی جذبہ
خدا کی رضا جوئی کی طاقت و برکت بھی شامل ہو،
اور انسانی جان اور عزت و آبرو کی قدرستنا کی
اور سچی حب الوطنی کا جو سرکبی۔

باب ہیں، اور یہاں لے جس نصیلاً اور حادی
) اسلامی و عربی ادب INTERNATIONAL
انظمات اور انجمنوں کے صدر و سکریٹری ہیں۔

تحریک "پیام انسانیت"

النابت

تو فیق الہی اور علمدین (جو حساس ذمہ داری اور خدا کے سامنے جواب دہی کا خوف بدلاتا ہے،) کی کوشش سازی لفظی کر یہ تحریک ایک ایسے لارہ سے شروع ہوئی جس کا کام پڑھنا پڑھانا، علمی ادبی اور تحقیقی کام انجام دینا اور اپنے دنی کی بھائیوں کو نصیحت کرنا اور تعلیم دینا تھا، ندوۃ العلماء تھے حق دراعتدال کی زندگی گزاری جا سکتی تھی مذکوٹی

دراعددالی رہدی نداری بے ای س میں
تعمیری، اصلاحی، علمی و دعویٰ کام سکون سے
کیا جاسکتا تھا، فرقہ وارانہ مسافرت، دولت کی
حدے بڑھی ہوئی ہوس، جان و مال، عزت
و آبرو کی بے قیمتی، مند بھی و اخلاقی تحفیم کے
فقدان، اور پریس اور ذرائع ابلاغ کی اشتغال
انگلیزی نے اس ملک کو ایک میدان جنگ میں
بندیں کر دیا تھا، جس میں کسی وقت بھی پا ہی
جنگ کے شعلے بھڑک سکتے تھے، اور کمزور و اٹھ
العدا کے چڑھداروں اور وہاں کے فضلانے
پر امن انسانیت کے نام سے پکام شروع کیا۔ ملک

یہاں تک کہ عورتوں اور بچوں پر بے رحالت طریقے
ہائکہ اھٹایا جاسکتا تھا، اور اھٹایا جاتا تھا، مزدود
تھی اور وقت کا اہم ترین آقاضر تھا کہ کسی بڑی صلاحی
یا سیاسی تنظیم، یارو حافی و تعلیمی مرکز سے انسانیت
کے احترام، جان و عزت و آبرو کی قیمت شناس

تھے اور (جس میں عرب ممالک کے علاوہ روس و ایران کے منرو بھی تھے) ائمہ تھی، یہ یاد ہے کہ یہ حشیش اس وقت ہوا جب ہندوستان میں ایک خوبی نافذ تھی۔

ندوۃ الحدایہ کو عالم عربی میں جس نظر
دیکھا جاتا ہے، اور اس کی وجہ سے ہندوستان
کا جو وقار و احترام ہے، اس کے سمجھنے کے لئے
عصر حاضر کے ممتاز ترین عرب ادیب و انشاد پرنس
علام شیخ علی الطنطاوی (رسالیٰ نجّ اپینگ)
کو رٹ ڈشٹ و پروفیسر الغفاری یونیورسٹی، حال
مقیم حجاز) کا یہ تاثر کفایت کرتا ہے، وہ ایک جگہ
لکھتے ہیں:-

”ندوہ ایک معتدل اور جامع راستہ
پر چلنے والا ادارہ ہے، یہ راستہ نہ اپنی منزل
سے منحرف ہوا ہے، اور نہ اس نے اس تفہیم
راستہ کو حبھوڑا ہے، یہ قدیم مدارس جامع
از ہر دو غیرہ اور جدید جامعات (یونیورسٹیز)
کے درمیان ایک معتدل اور جامع راستہ
ہے، جس میں نہ قدیم مدارس کا جھود ہے اور
جدید جامعات کی جدت پسندی، اس
نے ان دونوں کے درمیان راستہ اختیار
کیا ہے، اور اس میں کامہاں ہوئے۔

کیا ہے، اور اس میں کامیاب چاہے۔
میں ایک مرتبہ ٹیلی ویژن پر انٹرو یو
دے سے لاحقاً مجھے ٹیلی ویژن کے نمائندہ
نے سوال کیا کہ وہ کون سا مقام ہے جس
میں آپ اپنی زندگی کے بقیہ ایام صرف
کرنے چاہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ میں اگر کہے
شہرِ داشت (کو واپس نہ ہو سکا) اور یہاں
بیت اللہ کے جوار میں بھی رہنا نصیب ن
ہوا تو میں لکھنؤ کو ترجیح دوں گا، اور یہ
کہ میں ندوہ العلماء کی درسگاہ میں قیام
کروں، جو ایک گیر فضائی محل و مقام بھی

فوقاً اس کے امتیاز کا اعتراف کیا" بہاں پر چند
تاثرات و سیانات درج کئے جاتے ہیں۔

علامہ عبدالعزیز تونسی جو اپنے ملک کے
بڑے سیاسی رہنما، عربی کے بڑے فاضل وادیع
تھے ۱۹۲۳ء میں ہندوستان آئے تو انہوں نے
دارالعلوم میں اپنی تقریر میں کہا:-
”حضرات! عالمِ اسلامی میں ہندوستانی
مسلمانوں کو ایک خاص درجہ حاصل ہے
اگر آپ اپنی تنظیم کر لیں، تو تمام عالمِ اسلامی
کی بہبودی اور ترقی کا مرکز آپ بن سکتے ہیں
بھرآپ اپنی طاقت سے ایک بار دنیا کا نقشہ

لپٹ سکتے ہیں۔ ”^{۱۷}
عالیٰ شہرت اور اہمیت کے مالک شیخ الاسلام
الاستاذ الاکابر ^{۱۸} اکثر عبد الحليم محمود نے بھی اس کی
اعتراف و اظہار اپنے اس خطبہ صدارت میں کی
جو ندوۃ العلماء کے پچاسی سالہ جشن منعقدہ ^{۱۹}
واسرا اکتوبر - ۲۳ نومبر ۱۹۷۵ کے موقع پر پڑھا
”آج پورا عالم اسلام ندوہ کی قابل تحسین
و آفریں مساعی کا احساس رکھتا ہے، اور
نشر و اشاعت کی ان کوششوں اور خدمات
کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو یہاں انعام
دی جا رہی ہیں، ان علماء کے کام اور مقام
کا بھی اس کا احساس ہے جو غور و فکر میں
مشغول ہیں، اور راہ خدا میں ہر طرح
کی کوشش کر رہے ہیں۔ ”^{۲۰}

پچھائی سال حشی کے حوالہ سے اس حقیقت کا اظہار بے محل نہ ہو کا کہ علمی و بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کی قریبی پہلی تاریخ میں کسی امیس بریوفی دنیا کے اتنے فضلا رک خاص طور پر اسلام کے اتنے ممتاز صرار، اہل فکر و نظر، خط اور ذمداد ان مدارس و جامعات ہمارے عہد و قوتا میں دستیاب نہیں آئے، ہر چون بریوفی ہندوستان

منطق وفلسفہ کے اس حصہ کو کم اور بعد صورت رکھا اور اس علم کلام میں بھی حذف اضافے کام ہے جو علمی حقائق کے بجائے یونان کی دلیوالا (GREEK Mythology) پر مبنی تھا، اس کے بجائے جدید علوم میں سے جغرافیہ، تاریخ، ریاضی اور جدید کتابوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے انگریزی میں مدد و تعلیم دا خل نصاب کی، محض کتب تفسیر پر اکتفا کرنے کے بجائے حتیٰ قرآن کو دا خل نصاب کیا۔ ایک بڑا انقلابی قدم یہ اٹھایا کہ عربی زبان وہ جس کی قدیم نصاب میں نہائتہ اور فزیو تعلیم، ضروری نظر کے چند مجموعے تھے، جو تصنیع و تکلفات سے مخلو، اور محض مشکل الفاظ کے سمجھنے اور یاد کرنے میں تھے، اس کے نصاب کے لئے تیار کی ہوئی یعنی

کا ذریعہ تھے) ایک زندہ دروازہ، لفڑی و عربی اور
دھوت و تاشر کی قابلیت پیدا کرنے والی زبان
یہ طرح تعلیم دینے کا انتظام کیا، جس سے وہ افراد
پیار ہو سکیں، جو خود اپنی زبان کو ممتاز کرنے اور
عالم عربی کے (عصر جدید اور مغربی اقتدار سے بیدا
ہونے والے قشتوں اور تحریکات) کا مقابلہ کرنے اور
اور دینِ ضمیف کی دھوت دینے کی صلاحیت لکھنے
ہوں، چنانچہ اس کے متعدد فضلاں نے قویت عربی
کی زبردست تحریک، جس کے باñی عیسائی عرب
تھے، اور جس کا مقصد عربوں کو جاہلیت اولیٰ کی
طرف والپس لانا تھا، جس میں مکروہ ایمان، اسلام
اور عیسائیت کا کوئی فرق نہیں تھا، اور جس کے
طاقتوں داعی "البعث العربي" کی تحریک، اور جس

کے بڑے ہامی دشمن پرست ماضی قریب میں صدر جہویہ مصر حاکم عبدالناصر، انور السادات اور شام کی بعثت پارٹی تھی، ٹاکتھور احمد نہایت مؤثر مقابلہ کیا، جس کا اعتراف اسلامی الغیر عرب فضا اور قالمدین نے کیا۔ ۳۷ ندوۃ العلماء کی تحریک کے رہنماوں اور اس درستگاہ کے متعدد فضلاں نے اسلامی ثقافت خود منازعین فضلاً لے عزیز

۵/ جنوری ۱۹۹۶ء کو دارالعلوم ندوہ العلماء میں تحفظ مدارس کی تیاری کا جواہر ممتاز درستی جلسہ ہوا اس کی رپورٹ قارئین تعریف حیات کی خدمت میں پیش ہے۔

تحفظ مدارس کی تیاری ممتاز درستی جلسہ

تحفظ مدارس ملک میں دین مبین کی حفاظت اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اور اس نے نئے راستے کوول میں بولیں کے چاپ سے پورے طک میں بھی اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ بروزی مالک میں ندوہ کی جو شہرت و عزت اور تقدیم ہے اس کی پا پر کشت میان فون، فیکس اور شیلی گرام و خطوط آئے، اخبارات نے بھی تفصیل سے خبری شائع کی، اندرون ملک تمام اخبارات و رسائل نے عموماً اس اشتغال تھا۔ لیکن مجددی ملک کے داعی نے جو ظیفر الدین مفتاحی اور سہار پور سے مولانا محمد اللہ خیاز طرز عمل اختیار کیا اور اس دارالعلوم کا ملک رہائے، اس کا نصاب تعلیم و تربیت اسی طرح کے افراد تیار رکھنا اور ایسا ہی موازن و معتدل ذہن مذکور جائے ہیں لیکن اسی کے ساتھ سکینہ الہی کا ایسا نزول اور رحمت الہی اور نصرت خداوندی کا ایسا تشریح کرنے ہیں۔

اس ہونا ک واقعے بعد مسائل سے منشی احمد علی کی طبق اخلاقی انتہا کیا گیا اور اس کو اللہ تعالیٰ کے ارجمند احسین ہونے کا لفظ کامل ہوگا، سر جو مدد فیضی شامل رہی، ان نعمتوں کا شمار نہیں کیا جاتا کو سڑکوں پر بلانے سے خدا نجاست وہی ساخت پیش کیا جو انسانی خوبی کے بعد ہوئی، اللہ کے حنفی مقبول فیض اور خلص بندوں نے اس دارالعلوم کو قائم کیا تھا جو باہری مسجد کے قصیر میں پیش آیا تھا۔

دارالعلوم ندوہ العلماء کے مہتمم مولانا مسید محمد راجح صاحب کی تقریر کے متعلق جو بھی مسلم پرستی لار بولڈ کے ۳۰ نومبر کے طبعیں اس قصیر کو حل رکھنے کے طریقہ کا متعلق وجہ وباخ ہوئے ان سے دقت انداز منہج آئے اس کو بنیاد پر فرمایا کہ مسلم صرف ندوہ کا ہیں کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلم صرف ندوہ کا ہیں بلکہ تمام عربی مدارس کا ہے، وہ ممن کا منصوبہ ہے پسندی لار بوجہ میں اخلاف و تقیم، اپنے اخباروں میں شائع کر دیا، اسی کا ترجیح ملت اور دین کا درد رکھنے والوں نے اپنے اخبارات و رسائل میں شائع کر کے تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

اسلامی معاشرہ بہان کے گھرے اثرات کا جائز ہے اچھے انسان اگر یہ دارس تیار نہ کریں تو یہ ملک بھر جوں کا کام کرے ہیں۔ ان مدارس کے پڑھنے پڑھنے کا اعلان اور تیار کر پڑے ملک کی رہنمائی میں طرح یہ حکومت بھی اگر نہیں تو یہیں اس وقت بھی چاہتی ہے کہ مدارس کا وجود باقی نہ رہے ملائکہ ان کا وجود ملک کے لئے بہت ضروری ہے۔ مولانا شبلی ان سے سابق صدر جمیلی راجحہ میں پڑھا کے صاحب نے اپنے تکلیف دہی نہیں انتہائی تاثنوں نے اوس کی ایجاد کرنے کے بعد جو اسلام مولانا محمد فاضم ایانت آئی ہے جو ناقابل برداشت ہے، مولانا نے اس ساخن سے تھنٹ کر طریقہ اکاری وضاحت کرتے ہے جب اس درسگاہ کو دیکھا تو کہا کہ اس طرح کے چنانچہ دیوبند قائم ہوا جو نیوں مدارس کی خصوصی مدارس کثیر سے اس ملک میں عالم گئے جوں ہوئے کہا کہ ناظم ندوہ العلماء مولانا سید ابوالحسن کر ان کے وجود سے ہمارے ملک میں اس دشائی کا جامع تھا، دیوبند کے مدرسے و سوت انتہاء علی ندوی ملک وحدت کے مسائل و مشکلات کو اور امامت و دیانت باقی ہے۔ مولانا نے اس بات کی پھر تو پڑے پیانے پر عربی مدارس قائم ہوئے، حل کرنے کے بارے میں اپنا ایک خصوصی حکیمان اسلوب پر زور دیکھ کہا جو گل جیسا اس اگریزوں نے ان مدارس کی اہمیت کو سمجھا ایسا رکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنے اسلوب کے مطابق قانون کے دارے میں سب سے ہوئے جو کچھ کرنا تھا وہ الفوں کو ختم کرنے کی تاباک ساریں کی جا رہی ہیں۔ مولانا نے کیا مولانا محمد راجح صاحب نے سیاسی جماعتوں کی طرح اس مسلم کو سڑکوں پر لانے اور شوہنگہ کر اس مسلم کو حل کرنے کے لئے متعین حکیمان اسلوب کا لاستہ اختیار کرتے کے مضر اشراف و ذناب پے اختیار کرنا چلے ہے کہ اس مسلم کو سیاسی جماعتوں کے مقابلے پر نہ ہوں گے۔ مدرسہ شاہی کے تھم ارادے پورے نہ ہوں گے۔ مدرسہ شاہی کے سکنی اور حکومت نہیں دے سکتی۔

اور انھوں کو دیکھ کر سڑکوں پر لایا جائے، اس سے جلسہ کے کنویز مولانا سید مسلم حسینی ندوی مسلم سلیمانی کے بجائے اور الجھ کرہ جائے کا اور نہیں نقصان اٹھانا پڑے گا۔ صدر جلسہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے مولانا محمد سالم صاحب کے ایجاد مظاہر حلوم سپار پور کے عالم مولانا حفظہ الرحمن کے ذمیں خدمت کا اجرہ اللہ تعالیٰ کی دے سکتا ہے۔ کوئی حکومت نہیں دے سکتی۔

جلسہ کے کنویز مولانا سید مسلم حسینی ندوی نے اس جلسہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ لذت نہیں کرتا ہے، ندوی مصنفوں کی کتابیں بھی اسی ملک کی تشریح کرنے کی کوئی فہمی کا ایک میٹنگ

ایسی بھی رکھی جائے جس میں حکام اور سکیوریتی مراجع جماعتوں اور ندوی و انگریزی اخبارات کے نمائوں کی اور فرمایا کہ میں ان کی تقریر اور جو نہیں سے پوری طرح متفق ہوں۔

مولانا مسیح احمد علی ندوی نے مولانا محمد سالم صاحب کے مدرسہ شاہی مراد آباد کے مہتمم مولانا بیرونی کا

مولانا حافظ احمد علی ندوی نے ملک میں تاریخی مدارس کے مہتمم مولانا کا تذکرہ کرتے ہوئے کہ

اویس اخون کا تجھی کرتے ہوئے کہا کہ عجیب و غریب بات سمجھیں نہیں آتی کرے۔

بھارتی جنتا پارٹی کے علاوہ تمام سیاسی پارٹیوں پولیس کے اہلی افران اور سہنی و انگریزی اخبارات کے صحافیوں کو مدحویا کیا تھا۔ جلسہ بہت میداد اپنے مقصود میں کامیاب رہا۔

وہ ملک میں اپنے اخون کے موقو پر جیں بزرار علاوہ اور ہوئے تباکر ۱۹۹۵ء کے موقع پر جیں بزرار علاوہ اور وہ ملک میں کرتے ہیں تو جو جانہیں ہوتے ہیں

بھارتی مسلمانوں کو پہنچانی دی گئی تھی، مولانا فضل احمد کراچی بھارتی مسلمانوں کے بڑھنے کو سکھاتے کر جیت کی بات ہے کہ کیسے ان مدارس پر جملے کے بڑی صراحت سے اس مسلم کے عزائم خطرناک ہیں اس لئے تم پسندی لار بوجہ میں اخلاف و تقیم، اپنے اخباروں میں شائع کر دیا، اسی کا ترجیح ملت اور دین کا درد رکھنے والوں نے اپنے اخبارات و رسائل میں شائع کر کے تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا اور کہا کہ یہ مدارس کھلی ہوئی کتاب کی طرح ہیں،

یا اور اپنے رب رحیم و کریم ہی کی طرف انھوں نے

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

کوئی تشفی حاصل کریں کہ جب ہم ملت میں نہیں ہیں یا آج سے نہیں ایک صدی سے زائد سے کو دارسازی

ک

روشن صنیری کی بدروت حاصل ہوئے۔ ابوالحسن علی ندوی نے ایک طافتوار الہامی نقیر دہباب سے فرست نہیں ملتی جو لانا فرمایا کہ جو فرمائی جس میں انھوں نے مسائل و مشکلات کو حل لوگ ملک کے نئے باعث رونق اور اس کے لیے اپنے جرأت مندانہ ترجیحی کر کے ملک کو تحصیب اور دعوت ہیں ان کیا پرچم پارا جاتا ہے، جو لوگ بتون کرنے ہیں اور جو مدارس دینیہ قائم رہنے اور اپنی اور جو ان کے نزول کا سبب ہیں اور جن کی وجہ سے اور جو اپنے مشارق اور مغارب کے میں اجتنام تجویز کرتا ہے کہ ہر صوبہ اور صوبہ کے شامل حضرات کی خصوصی نشانیں منعقد ہوئیں ان حضرات نے بحث و مناقشہ کے بعد انتہا فی متوازن اور محدّل تجویزیں مرتب کیں جو آخری نشت میں منظوری کے لئے پیش کی گئیں۔

تھا ویز کیلئے میں مندرجہ ذیل حضرات میں شامل جلسے کی دوسری اور آخری عویں اسلامیت پر فرقہ پر برقرار رہنے کی دعوت دی۔

ایقون انشا اللہ آمنہ شمارہ میں پیش کی جائیں۔

مولانا محمد سالم صاحب کی تائید اور ان کی حادثہ مولانا محمد سالم کے نکات کی تائید اور ان کی حادثہ مولانا حافظ ارجمن صاحب نے بھی مولانا محمد نشت بعد غروب ہوئی جس میں تھا ویز کی ایام اس کے بعد صدر جلسہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی سالم صاحب کے اقلیل ہوئے نکتے کی تائید کی اور کی مختصر اور پر مفرداً عیاز اور بیانی لفیری اور دعا بر سیاہ جیغاش سے اس تحریک کو بچانے کی حادثہ کی میکن اس کے ساتھ انھوں نے کہا سیکور مزارج لوگوں

کے سامنے مدارس کے دردار کو وفا خواجہ کرنے کی ضرورت

نائب ناظم ندوۃ العلماء محمد عین اللہ صاحب ندوی نے اپنی تقریر میں مدارس کے خلاف حکومت مدارس کے نمائندے مولانا حبیب الرحمن فرمادی۔

ذاتی نمائندہ مولانا حبیب الرحمن فرمادی۔

مدرسہ مظاہر علوم رووفت کے نمائندہ سید ابوالحسن علی حسني ندوی، مولانا رشید الدین

حمدی صاحب، مولانا حبیب الرحمن فرمادی، ذاتی

نمائندہ مولانا مغرب الرحمن فرمادی دینیہ دار العلوم دیوبند

مولا ناصر غوث الرحمن فرمادی دینیہ دار العلوم دیوبند کے

مولا ناصر غوث الرحمن فرمادی دینیہ دار العلوم دیوبند رووفت۔

مولا ناصیر حبیب الدین حمیدی دینیہ دار العلوم دیوبند

سہارنور، مولانا محمد مستقیم صاحب سلفی جامعہ سلفی

اجرازہ کے ذاتی نمائندہ مولانا انگزار صاحب۔

مولانا محمد بربان الدین سنبھلی۔

حمد آباد۔

ان سر زنی شخصیتوں کے علاوہ اتر پردیشی مدھیہ

عبداللہان ایڈ وکیٹ دیشی، مہاراشٹر بھرپور

بھرپوری دینی مدارس کی کار ریلی کو مزدیسر

کر کے چھڑایا جائے، اس طرح ان کی خطط فہیں بد

او رنا فتح بنلنے اور خود مسلمان عوام اور نے تجدید فائز

خطہ تک بھو جانے کی شدید ضرورت ہے افسوس

ہے کہ ہمارا جدید تعلیم یافت طبق بھی مدارس کی خوبیا

او ران کی احیت سے نادافع ہے، اس نے بھی

بیان نہیں دہن سازی اور خلطف فہمی کے ازالے کی هزار

جلسے کے اختتام پر صدر جلسہ مولانا سید

او دیگر کاروں کی خواہ دلنووازی، سوز دروں اور

رسکتے ہوئے تھا ویز اور قراردادوں کو مل جلانے سے موال کرتے ہیں کہ بتایا جائے کہ آخر اس کا دروازی اور حوصلہ اقت

کی پیش کیا مقصود کا رفتار تھا اور حکومت کی اواز لوگوں تک بھجو جائیں اور حقیقت کی جرأت مندانہ ترجیحی کر کے ملک کو تحصیب اور منافرت سے بچ کریں۔

ب۔ مدارس اسلامیہ کا یہ مشاورتی اجتماع تھا کہ مدارس کے ذمہ دار روانی سے سلمانیہ کے

ہر ضلع میں مدارس کے ذمہ دار اپنی میٹنگ منعقد کریں، اور اپنے صوبوں اور اصلاحیں تھنھے مدارس

کی ذمیں مکثیاں بنائیں جن میں مدارس کے نمائندوں

تفہیم کے بعد سے آج تک محرومی اور مظلومیت کے علاوہ بعض سماجی کارکنوں اور قانونی مشیروں

کو بھی شامل کیا جائے، اور ان کے ذریعہ مکری

کیسی کی تجاویز و قراردادوں کو رو بھل لایا جائے۔

ب۔ مدارس دینیہ کے ذمہ داروں کی طرف سے

و انشوروں، سیکولر مزاج کے غیر مسلموں پر پیس کے نمائندوں اور سیاسی پارٹیوں اور انتظامیہ کے

ذمہ داروں کو مشترک بر و گراموں میں دعوت

دی جائے اور ان کے سامنے مدارس کے افاض و

مقاصد، ان کی افادیت، تاریخی کردار اور خدمات

پیش کئے جائیں اور ان کو حقائق سے روشناس کرایا

جائے، اور اس سلسلہ میں پھلش اور قول تدریس بھی

شارع کئے جائیں۔

ب۔ یہ اجتماع اپنی اس رائے کا بھی اظہار کرتا ہے

مدارس میں طلباء کے داخلے کے سلسلہ میں حکومت

کی کسی بیجاما خالق کو قبول نہیں کیا جائے گا، اس

اس طرح کی کسی مدعالت کے خلاف مدارس کے

ذمہ داروں کو جاہیتی کے قانونی چارہ بھی کریں۔

مش۔ واقعات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ندقۃ العالا

دیوبند اور دیگر مدارس میں کی کمی پریس کا دروازی

بے بنیاد تھی اور اس کے دریجہ مدارس کے انتظامیہ

بے کیا میں وعظ آخر جس کا مجھ کو حق نہیں

ہوں گا ہوں دیا خود اس کا مجھ کو حق نہیں

پر دعا کا حق ہے مجھ کو اپنے بچوں کے لئے

دل کے ان ملکوں کو یارب اپنے کی مجھے غزوہ

او رز رکھ میں مجھ کو مجھ کو مجھ کو

اپنے عاصی بننے کو بھی بخش دیجے اے خدا

بچی پانی پھرست کی کوشش کی کمی۔ لہذا ہم حکومت

او را فراز سے چاری ابیل ہے کہ وہ حق و صداقت

کی اواز لوگوں تک بھجو جائیں اور حقیقت کی

جرأت مندانہ ترجیحی کر کے ملک کو تحصیب اور

منافرت سے بچ کریں۔

ب۔ مدارس اسلامیہ کا یہ مشاورتی اجتماع تھا کہ مدارس کے

بلابر اپنے اجتماع میں کرتا ہے اس طبق اسکے

کو جن لوگوں کو شک و شبہ کا انشا جاتا ہے

کی زندگی گزار رہے ہیں اور جن قسطانی عنابر

شدیا جائے اور تمام بگناہ افراد کو نہ صرف

سماں جائے بلکہ ان سے متعلق ہے بنیاد ریکارڈ

بڑو پیشہ بوری ذہنی اور بے شرمی سے کرتے

کو جی خستہ کیا جائے اور ان کی بے گناہی کا اعلان

کیا جائے تاکہ آئندہ بھی ان کو بیداری

کیا جائے اور سیکولر پریس، اور تمام سیکولر پریس

جسکے

اے عزیز و اور پیار و علم دیں کے طابوں

پھر کوتایی ہو اس میں جو کر کے ہو تو

پر فرض کا حساب اپنے کر دیں

فضل باری سے اگر اشراف پڑھ پاؤ تو خوب

اہ در و دا پتے کی بی پہنچانگی ایمان کے

دل میں روالفت بنی کی اور ارضیں کی وجہی

بات سر اپنائی ہے تم کو رسول اللہ کی

چند آنسو اپنائیں کی تو فیض دے دیکھنے

بال جماعت سے ادا کرنا ہمیشہ تم نماز

ہوں گا ہوں دیا خود اس کا مجھ کو حق نہیں

بچے کے ہم باری صحیح کر پھر میں درود

اپنے آنے کے طبق اس کے

عمر چھوٹی ہے تمہاری پر سمجھ رکھتے ہو تو

میں نہیں کہتا تجدید پڑھو اسٹریکٹ

گر تجدیدی تھیں تو فیض مل جائے تو خوب

کرتے رہنا تم تلاوت یومہ قرآن کی

در میں خوف و رجل کے ہو تمہاری زندگی

بے کیی تعلیم سن و بس کتاب

بے کیی تعلیم سن و بس کتاب

چند آنسو اپنائیں کی تو فیض دے دیکھنے

چھپ کے کچھ نفوں کی کمی تو فیض دے دیکھنے

اساتذہ، اور طلبہ کو ملاد جمہ دہشت زدہ کیا گیا

ان کی کردار کشی کی تکمیلی اور ان کا دوام

اور بیانیں کی تکمیلی اور بیانیں کی تکمیلی

زور سے لگاتے یا لکھ لئے ہیں؟ اگر جواب نفی میں
بہر حال سبق ہونا چاہئے میں اپنی درس کا وقت
ہے، اور اندازہ ہے کہ یقیناً... سبھی کا جو بُنی
شروع ہونے میں دس مث باتیں ہیں، مثہلہ مولانا
میں ہی ہوگا، تو شاید اپنی بھی نہیں... سب کی
اضطراب ز پوچھئے احمد رکے لکھنے پر جو بُری
طرف سے یہ سوال پیش کرنے کا بجا ہے، مثہلہ مولانا
اوڑو لاتے درس کاہ کی طرف محبت کے ساتھ قدم
پڑھانا شروع کر دیا۔ گھنٹہ بجاتے والا بھی بجائے
سے فارغ نہیں ہوا اور درس کاہ پہنچنے لئے پورے
سائیئنٹ، بلا مبالغہ سمجھ ہوا۔ جو جو گفتہ مسلسل
اسی بثاشت اور نشاطتے درس دیا۔ لہ اور سیاست
وہ سخت بیمار ہوتے ہیں۔ معاجمین اور متعلقات کا
اصرار ہوتا ہے کہ اس وقت سبق ز پڑھائی، مگر
وہ نہیں مانتے، بلکہ فرماتے ہیں کہ "اسی میں بُری
شفا ہے" اور سب سے بُری ہے کہ تو پیدا ہو جائے
اپنی الہی تحریر کی تدفین سے فارغ ہو کر عصر کے
قرب ہوئے تو مغرب کے بعد شامل ترمذی پڑھا
کے لئے درس کاہ میں موجود ۱۹
یہ داقفات کسی دور کے تماشائی نے نہیں،
پہ وقت صاحبی دینے والے مولانا کے شاگرد (مولانا
انغوشہ شیری) نے بیان کیے۔

اس موقع پر یہ بُلی عرض
کر لینے کی اجازت دیجئے کہ اپنے شاندار ماضی،
کی بنایہ اگرچہ ہیں پورا حق ہے کہ زمانہ کو مخاطب
بنانے والا اس کی آنکھوں میں آنکھیں دال کر فرزد
گی ازبان میں کہیں ہے: عی
اویشک اب اب نے مجھنسے بخشیدہم
یک اسی کے ساتھ یہ بُلی سچیں کہ آج ان ہی اسلام
کے نام یعنی داول میں سے اکثریت کی داول اکثریت
بھی کیسی؟ غالباً نہیں نہیں، کی جو حالت ہے
اسے ساختہ رکھتے ہوئے کیا زمانہ ہماری قدیمیوں
کے لئے سروقد مغض اس وجہ سے کھرا ہو جائے گا اور
نظام کا صرف اس بنیاد پر ہمارے ہاتھوں میں
چیز سب سبز کرنا چاہیے کہ مضرت رسال
کی مادی قیمتیوں کے بُری وجہ جانے سے مقصد کو بُرا

ہوئی "مُبَشِّر" یعنی جن کاموں سے مقصد برآری کی
امید ہو ان بُرجی جان کھادیا، کسی مردم میں بھی
سمت نہارنا۔ "احسان" یعنی ہر کام میں اس کا لحاظ
رکھنا کہ بہتر سے بہتر طریقہ پر انجام پائے۔
در اصل یہ نیوں اجزاء تقویٰ، صبر، احتمان
کر انہی گھست انوں میں ایسے بھوکھ لکھنے اور انہی بافوں
سے فارغ نہیں ہوا اور درس کاہ پہنچنے لئے پورے
سائیئنٹ، بلا مبالغہ سمجھ ہوا۔ جو جو گفتہ مسلسل
اس قسم کے سوال کرنے پر خود کو مجبور پائے ہیں
اسی بثاشت اور نشاطتے درس دیا۔ لہ اور سیاست
وہ سخت بیمار ہوتے ہیں۔ معاجمین اور متعلقات کا
اصرار ہوتا ہے کہ اس وقت سبق ز پڑھائی، مگر
وہ نہیں مانتے، بلکہ فرماتے ہیں کہ "اسی میں بُری
شفا ہے" اور سب سے بُری ہے کہ تو پیدا ہو جائے
اپنی الہی تحریر کی تدفین سے فارغ ہو کر عصر کے
قرب ہوئے تو مغرب کے بعد شامل ترمذی پڑھا
کے لئے درس کاہ میں موجود ۱۹
یہ داقفات کسی دور کے تماشائی نے نہیں،
پہ وقت صاحبی دینے والے مولانا کے شاگرد (مولانا
انغوشہ شیری) نے بیان کیے۔

عزم کو مقصد بنتانے والے بھی بُرے سے بُرے دنیوی
اعتزاز اور مادی فیتوں سے بھی۔ مالک کار مالا مال
ہوئے۔ اس کے ثبوت کے لئے ماضی میں ملاعې عالم
سیالکوٹی اور مرتضیٰ زیدی رصاحب تاج العروک
عہ مفہوم یہ ہے کہ "میری تین دن کے فاقد سے اس
وقت حالت یہ ہے کہ فتوے کی رو سے تو مدار کھانا بھی
جانز ہے مگر تقویٰ کی رفعے تھمار الایا ہماری کھانا بھی
استعمال کر درست نہیں، یہونکہ "طعام اخراج ہے
وینی مجھے لائے ہو گیا تھا کہ تم کھانا لاؤ گے)۔

لہ دیوان سیدنا حسن - قافية الف صد
اشعار کا مفہوم۔ آپ سے بہر کسی آنکھ نے کسی اور
کو نہیں دیکھا دا پسے بہر کوئی ہے ہی نہیں، آپ سے
زیادہ حیل کوئی بیداری نہیں ہوا۔ آپ پر عیوب سے
پاک پیدا ہوئے گویا کہ آپ نے جیسا چاہا ویسے پیدا
کر دیئے گئے۔

گُسی عارف نے کی خوب لکھے ہی
"کسب کمال کن عن زیرِ جہاں شوی"
(یعنی مدارس کو نہیں دہلی منعقدہ ۲۵
را کوتور پرستہ کے لئے لکھا گیا)۔

حضرت مولانا محمد ایاں صاحب کا مذکولی بانی جماعت تسبیح نے تبلیغ کا کے
سلسلہ میں فریا کہ "اس سلسلہ کا ایک اصول یہ ہے کہ آزاد روی اور خود رائی نہ ہو بلکہ پتے کو
ان بڑوں کے مشوروں کا پابند رکھو جن یہ دین کے بارے میں ان کا بر مرجویں نے
اعتماد ظاہر کیا جن کا انتہ کے ساتھ خاص تعلق معلوم و سُنُم ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد صحابہ کرام کا عام صحیار۔ ہی تھا کہ وہ انہی اکابر پر زیادہ اعتاد کرتے تھے جن پر
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص اعتماد فرماتے تھے اور پھر بعد میں وہ حضرات زیادہ قبل اعتماد
بھی کے ہیں، جن پر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اعتماد فرمایا تھا۔ دین میں
اعتماد کے لیے بہت تیقظ کے ساتھ اتحاب ضروری ہے در نظر ہی گمراہیوں کا بھی
خطہ ہے
(ملفوظات مولانا محمد ایاں میں) اتحاب سید جوہر حسن ندوی

آلی کیا بھرا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

حضرت مولانا عبد القادر مساحیہ رائے پوری حسنے پنجاب کی ایاص باخانہ اسے
مولانا غلام رسول جن کی زبانی سے لکھے ہوئے الفاظ بخلص کا شواہ جن کو صحبت کیا اور
پارھ کھٹا تیر کھتر کھڑھ کا دکھر سترے ہوئے فرمایا۔

بڑے عاشق تھے خدا لاغافل نہ ہویک دم۔ یہ تصیں کے اشعار ہیں بنجاتے تھے ان نے
اردو بھی ایسی کیا ہے رسول اکرصل اللہ علیہ وسلم کے حق میں اللہ کے بڑے دندنک اخخار ہیں صحبت
میں یہ اسرتھا کر جو ایک دخوں پا سیں مجھے جاتا۔ ساری عراس کی تجدیدی ناغزہ ہوتی چہ جائیکا (فرض) نہاد
بندوں میں جہاں وعظ کر دیتے سب کے سب مسلمان ہو جاتے۔ ایک دخوں استجھ کے لئے باختمیں
ڈھیلائے کھڑے تھے کچھ مند و عنوریں قھٹاے حاجت کے لئے بستی کے باہر تنقل کو جاری تھیں تو یہاں
زوسے نہیں پر بھینکا اور فرمایا "اللہ اللہ" وہ سب مند و عنوریں آللہ آللہ اللہ۔ آللہ اللہ
اللہ۔ بڑھنے لگیں اور گھر سک پڑھتی کیں اور مسلمان ہو گئیں۔ ایک شخص سبیں میں مکان کے اوپر سے
کوڑا پھینکا دیتا تھا۔ ایک دخوں لوگوں نے مولانا کے باہر فلاں شخص سبیش مسجد میں مکان کے اوپر سے
کوڑا پھینکا پڑ فرمایا کہاب کی پھینکتے تو مجھے دکھنا دکھایا ہی آپ نے فرمایا کہ تک پھینکتا رہ کوہ
وہ دیں سے نیچے کو دپڑ اور تاب ہوا جو مند و یاعیانی ایک دخوں عنقریں لیتا تھا مسلمان ہو جاتا
تھا، اس واسطے انگریزوں نے زبان بندی کر دی تھی اور وعظ سے روک دیا تھا۔

ساختو از۔ سوچ حضرت مولانا عبد القادر رائے پوری

بکسی فائدہ کے روپیہ ضائع کرنے کا گناہ کیا
جو اوپر ذکر ہوئے اور کہاں ہماری یہ خلفت کے اس کی
برکات سے فائدہ اٹھانے کا ذرا بھی اعتماد نہیں کیا
بلکہ اس کے برکس اس کی بندہ ہوں رات میں جو
ذکر و تلاوت دعا و استغفار کی رات ہوتی ہے اسکو
کو تھوڑی بہترین زاد رہا ہے۔

فرمایا:

إِنَّمُبْدِرِيْتَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَانِ

(بی بی اس ۱۰۵: ۲۷)

ترجمہ: رسول خرچی کرتے والے تو شیعات کے
بھائی ہیں۔

قرآن کریم کی تقریب اس اور عادیت نویں دلیل
سوات ہے اذنے اور تسلیم کیے ہے کہ کوئی قسم اس کے
امداد نہ پڑھنے ہے بلکہ صحت پر آیات دوڑھ
اور اس سے تم دوسروں کو تکلیف پہنچانے کے
مزاد اور گنہ بھاگا جو ہے یہ فتنوں کو جو اور بلکہ
کہاں شیعات المعلم کے نیفل اور برکات

یوْ مَثِيلٌ عَنِ النَّعِيمِ (کافر)
ترجمہ:- دیکھو تھیں عنقریب مسلم ہو یا نہیں
بپھر دیکھو تھیں عنقریب مسلم ہو جائیکا
دیکھو! اگر تم جانتے (یعنی) علم الیقین (رکھتے تو
خلفت نہ کرتے) تم فرور دوزخ کو دیکھو گے بپھر
اس کو ایسا) دیکھو گے کہ یعنی ایقین (راجیکا
بپھر روز تھی میں شک نعمت کے بارے میں پرشش
ہو گی۔

جب حقیقت حال ہے تو یہیں آخرت کی کیئے
کوشان رہنا چاہیے، کامیاب وہی ہوتا ہے جو فکر و
کوشش کرتا ہے جو آخرت کا فنکر مند ہوتا ہے
وہ اپنے ارادوں میں کامیاب ہوتا ہے، جو شخص اعمال
خیر کے باہر کت دلوں کا اہتمام کرتا ہے وہ خوف و
خطرات سے اپنے آپ کو بجا نے کی فکر میں نکا
رہتا ہے۔

اطاعت خداوندی جس طرح اچھے عمل کرنے
میں ہے اسی طرح سے برے اعمال سے بینا یہ بھی
یہیں عبادت و اطاعت ہے ظالم و شتم سے بہت بینا
چاہیے کہ قلم قیامت کے دن اندر پیر ابن جائے گا۔

کو رہا چنان دشوار ہو جائے گا، اپنے ماتول و معاشرہ
کہنہ و خاندان کی صحیح اسلامی تعلیم و تربیت کی نکر
کرنی چاہیئے اور ان کی صحیح رہنمائی کرنی چاہیئے اور ہم
آن وہ تحدی خدا کا خوف اور پاس دلخواہ کرنا چاہیے۔
کو تھوڑی بہترین زاد رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَقُولُ مَا إِنَّمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
مَتَاعٌ وَّإِنَّ الْآخِرَةَ هُنَّى ذَارُ الْفََرَارِ
(سورہ موسیٰ - ۳۹)

ترجمہ! بھائیو! یہ دنیا کی زندگی میں خلیل دلتھے
یہی توڑہ بات ہوئی میں کوہر ایک سوں کرتا ہے
الٹھانے کی جیزیتے اور آختہت ہی، یہی مشہ
اور سوئے والوں کو تکلیف پہنچانے کے
استغفار میں شغنوں و گوں کی گسونی میں خلیل دلتھے
یہی توڑہ بات ہوئی اذنے اور تسلیم کیے ہے کہ کوئی قسم اس کے
امداد نہ پڑھنے ہے بلکہ صحت پر آیات دوڑھ
اور اس سے تم دوسروں کو تکلیف پہنچانے کے
مزاد اور گنہ بھاگا جو ہے یہ فتنوں کو جو اور بلکہ
کہاں شیعات المعلم کے نیفل اور برکات

اقرباً کے درمیان گدار رہے ہیں، وہ قبر سے ہم کو
قریب کرتے جا رہے ہیں اور ہماری یہ غفلت کا یہ
عام ہے کہ دنیاوی مسائل و منافع میں الجھے ہوئے
ہیں اور ایک دوسرے سے بڑھ جو بڑھ کر مستقبل
اور معیار زندگی بنانا چاہتے ہیں، مال و دولت
کی آس میں یہیں دنہار گزرتے جاتے ہیں، حلal
و حرام کی تینی بھی باقی نہیں رہ گئی۔

زندگی کی بجلائی وہی تھی تو اللہ تعالیٰ کی
اطاعت و فرمانبرداری میں ہے۔ آخر تھمارے
یہے دنیا سے بہتر ہے۔ "وَذَالِكَ خَيْرٌ لَكُمْ
مِنَ الْأَوْلَى؟"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فِيهَا إِنْفِرَقَتْ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٌ هُ أَمْرٌ مِنْ عِنْدِنَا
وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ تَعَالَى يَجْعَلُ لَهُ الْخَرْجَاه
وَيَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَخْتَسِبُ وَمَنْ
يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسِيبٌ إِنَّ
اللَّهَ بِأَرْبَعَ أَمْرٍ هُ فَدُجْعَلَ اللَّهُ

يَكْلِ شَيْءٍ قَدْرَ زَاهِ

(طلقا، ۱۶)

ترجمہ: اسی رات میں تمام حکمت کے کام کے جاتے ہیں
تحاصل ہیں کی دنیا میں مقبول ہوئی ہیں مل مال بکاہ ایزدی
کو بھیجا یا جاتا ہے۔ یہ ہمہ جو ایزدی
اور اس کو ایسی بجکے سے رزق دے گا، جہاں سے دوہم
دگھاں بھی نہ ہو، اور جو خدا پر بھروسہ کے گاؤہ
اس کو کفایت کرے گا، خدا اپنے کام کو جو وہ کرنا چاہتا
ہے پورا کر دیتا ہے۔ خلیل ہر چیز کا اندازہ مقرر کر
رکھا ہے۔

اور جانتے جو جنتے ہوئے حقیقت سے
انحراف بھی سم فلیپی ہے۔ آخرت کی حقیقتیں
اوہ شیعات المعلم کی پندرھ صوریں رات۔

ایسے مبارک ہمیند کی خیرو برکت حاصل کرنے
میں کستی اور کوتاہی نہ بر تھی جاہی یہی مل مال
صلی اللہ علیہ وسلم کو شیعات میں کسی اور جمیں میں
زندگیوں کا نیام مرت بست بختے دن رات اعززہ و

ماہ شعبان کی فضیلت و برکت

شمس الحق ندوی

حضرت عائشہ نے فرمایا، آپ پورے شعبان روزہ
رکھتے تھے یا شعبان کے جنبدنوں کو چھوڑ کر باقی پورا
ہمیں اس خیر و برکت کے ہمینہ سے پورا نامہ اٹھا جائیے
ہمینہ روزہ رکھتے تھے (تفصیل علیہ)
شعبان العظیم کی پندرہ روزیں کوشان رہنا چاہیے ذکر و
سلاوات کا اہتمام کرنا چاہیے ایسا ہے ہو کر جب ہمینہ ختم ہو
تو اس طرح کو کہا ہی وہ غفلت کے سوا ہمارے ہاتھ پر
ہدایت کیے گئے۔ اس کا ارشاد ہے اپنے شمعیں نے اپنی عمر کی قیمتی وقت
کو ضائع کر دیا۔ وہ بڑا ہی خوش قصیب ہے جس نے اس ہمینہ
میں رفاقت اہل کی خاطر اخلاص و گنہ کے ساتھ اعمال خیر کیے
شعبان کا ہمینہ ذکر و سلاوات کے اہتمام کا ہمینہ ہے
اس کے بعد رضیان المبارک کا ہمینہ شروع ہو جاتا ہے
جو بارات کا موسم ہمارا ہے۔

شعبان ہی کے ہمینہ میں مخفی اقتدار کا مجذوبہ ہے آیا
تحاصل ہیں کی دنیا میں مقبول ہوئی ہیں مل مال بکاہ ایزدی
کو بھیجا یا جاتا ہے۔ یہ ہمہ جو ایزدی
ہمینہوں کے درمیان پڑتا ہے، رسول اللہ علیہ وسلم
نے ذرا شعبان یہ ایزدی ہے اس ہمینہ میں بندوں کے
اموال اللہ تعالیٰ کو بھیجا یا جاتے ہیں میں اس میں جو بندہ
بھی ہمینہ دنیا کے ارشاد اور اقتدار کے دن ہے
پاچ راتوں کو (ذکر و سلاوات اور نفل) سے زندہ رکھا
جنت میں بکت ہوئی ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ
یوم عز و جل کی رات، یہ مخفی کی رات، یوم عزیز الفطکی رات
اوہ شیعات المعلم کی پندرھ صوریں رات۔

اوہ مخفی بکت ہے اسی دن ہے کہ کام کے گناہ مخالف ہو جاتی ہے
ذکر میں بکت ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ
اس کو جنت کے دن ہمینہ میں سے ایک اوپنی پرسوار
کے گا اور جب تک جنت میں وہ خدا ہو جائے
پاچ راتوں کو (ذکر و سلاوات اور نفل) سے زندہ رکھا
جنت میں بکت ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ
یوم عز و جل کی رات، یہ مخفی کی رات، یوم عزیز الفطکی رات
اوہ شیعات المعلم کی پندرھ صوریں رات۔

جہاں پر ہر دو کام کرنے والے جوانوں کو یک بڑھے کی خلاف کرنی ہوگی۔

بیان کی شرح بیدائش اسلامی عورت ۱۹۹۰ء

بیچے ہے تھا۔ ۱۹۹۰ء کے تباہی پر بھی کہے جکے ۱۹۹۰ء

میں نے عورت ہو، تھی اسی لئے جیسے ہیں یا بغیر توں کا تباہ

فیصلہ بیدائش کیا ہے، بھی سردیکا تباہ ہو گزاری کی وجہ سے مکل

تاہل ہو جکے ہیں یا تباہ تو نہیں ہو کے نیکن خبطہ تو مکل کے

طريقوں کو بکشت استعمال کرتے ہیں ۱۹۹۰ء میں ۳۰۰۰ ہر ہجہ ۲۰

شالی اسکے میں آخری ساولیں ہیں ہمارے سبھت کر کے آئیں ہوں

کی تعداد ۲۵۰ فیصد تھی، اس کا کارکنیہ اس شرح بیدائش ۲۰

فیصلہ بکھٹ کی گئی ہے۔ ۱۹۹۰ء کے درمیانی مت

یہ پیدائش کا تباہ کا تباہ فیصلہ ۱۹۹۰ء

کیمڈ ایس پیدائش کا تباہ کا تباہ فیصلہ بکھٹ کیا ہے

اور یہ تعداد شرح بیدائش ۲۰ فیصلہ کے کم ہے۔

کیمڈ ایس باجھی مورتوں کا تباہ ۳۰ فیصلہ بکھٹ کیا ہے

من کی تعداد ۱۹۹۰ء کے درمیان ہے اسکے میں ۳۰۰۰

فیصلہ بکھٹ بکھٹ کیا ہے۔

بالجھن کا تباہ تمام علاقوں میں بہت تیزی

سے بڑھ رہا ہے جس کی برازیل، فیصلہ، پینساوٹھاڈ،

پوری بیانی مرتبہ، ہزار سے زائد بکھٹ کی، جہاں

۲۰ فیصلہ بکھٹ کیا ہے۔ اخیر میں پورٹ نے نہ دیا

کہ آبادی ۱۹۹۰ء میں تھی اور ہر سال تقریباً ۱۹۹۰ء

ہے کہ بیدائش کا تباہ شالی افریقی بکھٹ بکھٹ کیا

ہے، جہاں علی کچونی محترم افریقی جہاں کی شرعاً بیدائش

۳۰ کے درمیان تھی جو تیزی سے بکھٹ کا تباہ کا تباہ

پایا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر کہنا جہاں کی شرح

بیدائش جس تھی اور ۱۹۹۰ء میں عام طور پر

کام کرنے کی مرکوز ہوتی تھیں کوئی توں کی جو قیادتی

اس وبار کی وجہ سے ۵۰٪ میں بہت

بکھٹ جائے گی۔

ذیاقت آبادی کے خطرہ میں

ایک امریکی رسائلہ انسانیت

ترجمہ — محمد ایاس

پورٹ کے علاقوں ایادی کے ذمہ داروں شرح بیدائش بکھٹ کر اسلامی عورت ایک بکھٹ سے کو ایک پورٹ نے شدید کر دیا جس کو ایک امریکی بھی کم ہو گئی ہے جیسا کہ جنوبی ۱۹۹۰ء میں دیکھنے میں رسالہ (نوفیڈست) نے شائع کیا ہے۔

تنبہ کیا کہ دنیا میں ایک طرف شرح بیدائش میں کم ہے اور سابق سویت بلکہ میں بہت ۱۹۹۰ء کے مشرقی جرمنی میں شرح بیدائش بکھٹ کر فیصلہ کے مشتعل کار جمان پایا جاتا ہے خواص صفتی مالک اور پالیسی ساز اداروں پر قابض ہیں۔

مگر میں اضافہ کار جمان پایا جاتا ہے خواص صفتی مالک ہو گئی ہے اسی طور پر کے شرقی مالک بھی اسی بخان سے دوپہر ۱۹۹۰ء میں یوکرین میں شرح بیدائش اسلامی عورت، ادا بکھٹ ہے۔ ایک طویل بر شدت سے عمل کیا اور ایک خاندان میں صرف ایک کی تید لگائی ہے وہاں ہر سی نسل کی تعداد میں لگشتہ تیس سالوں میں زبردست کی آئی ہے اور انہر میں کی تعداد میں جن کی عروں ۸۰ سے بھی تجاوز کر گئی ہیں کافی

۱۹۹۰ء روس کی آبادی دوسری عالمی جنگ کے پس پہنچی تھی، ہزار سے زائد بکھٹ کی، جہاں

۲۰ فیصلہ بکھٹ کیا ہے۔ اخیر میں پورٹ نے

کہ آبادی ۱۹۹۰ء میں تھی اور ہر سال تقریباً ۱۹۹۰ء

کی تعداد میں آبادی کم ہو، جسے ۱۹۹۰ء میں شرح

حوال دیتے ہوئے پایا گیا ہے کہ ۱۹۹۰ء کے سروے

بیدائش مرف کیا رہ فیصلہ کی گئی ہے، میں پہنچے

سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام پوربی بلکہ میں جرمنی فرانس

اٹلی، ڈنمارک، برطانیہ، پالینڈ، بیکیم، اپیسین، دوکسبرج،

ہر ٹاؤن و مور دیکھوں کے مقابلہ میں ۳۰٪ استحاطہ کیسے

پائے گئے جبکہ ۱۹۹۰ء میں تھے۔

بخارا تک ایشیا کا تعلق ہے تو اس کی شرح بیدائش

۱۹۹۰ء میں فیصلہ رہ گئی ہے جبکہ جرمنی اور اٹلی میں

بکھٹ کی تعداد کی آئندگی اسکے ساتھیں دھانی سے

بکھشت آبادی میں مشورتے ہے تباہ بکھٹ کر ۳۰٪

بخارا پر ۲۰ فیصلہ مورتوں پر تجدید نسل کا عمل کیا گی۔

۱۹۹۰ء کے درمیان جو گئی ہے۔

اوسر سری نہ کیا اس ان کی تعداد ۲۵٪ فیصلہ ہے۔

یہ جی بیشین کوئی کی کمی ہے کہ تباہ مک بیدائش

جاپان میں کہ دشنه سال کے جائزہ کے علاقوں

کی ۲۰ فیصلہ آبادی کی تعداد سال سے زیادہ ہے

شرح بیدائش کا تباہ اسلامی عورت ۱۹۹۰ء تھا

جو کہ دنیا میں سب سے کم ہے جاپان میں تھرمن کا تباہ

۱۹۹۰ء کے کم برداشت کر ۵٪ فیصلہ کے قریب ہو جائے گی۔

۱۹۹۰ء کے تباہ کی تعداد ۴۰ سال سے زائد ہو جائے گی۔

مسلمانوں کو دہشت گردی کا سلسلہ دینا بہت بڑے فتنے کا پیش خیمه

(گورباقوف) سابق سوویت یونین کے آخری صدر

گورباقوف نے یورپ اور یورپ کے ذرائع ابلاغ کو اسلام اور مغرب کے درمیان تکرارہ

کی ضمایہ کرنے سے خبردار کرنے ہے۔ لے کہا۔ اس وقت دنیا کے امن و سلامتی کے لئے

اسلام اور مسلمانوں کو خطرہ بنانے کی جو ہم

چلی ہوئی ہے دراصل اس کے پچھے ان شرپیہ

عنصر کا ہاتھ ہے جو یورپ کے ذرائع ابلاغ

اور پالیسی ساز اداروں پر قابض ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ میرٹیا اور بعض مغربی

سیاست دنوں کے لئے اپنے انکار و نظریات

اور عزائم کی تکمیل کے لئے عوام کی تائید حاصل

کرنے کی غرض سے کسی خارجی دشمن کا تھا

لہذا ایک بھوپ مخدع اور پسندیدہ عمل بنایا

ہے، انہوں نے اس سیاست کو تمام مذاہب

خارجی لحش تابید العادہ میں

النار لشائی و افادہ و انتارہم و اکارہم و اک

عوام خلوق دھم السیاسۃ علی

الساد و القاعور میں الشعوب من

قازخها حبیث سادات القیم

الحقیقتہ لہذا الدین العظیم

لائکس نکھل اسکے لئے ایک عالمی

الشروعہ ایک عالمی دین معا معنی

والانتقال میں حالتی ایک عالمی دین

جورباقوف" فی تصریح خاص:

**اتهام المسلمين بالارهاب
بواہر فتنہ کبریٰ**

AL-Muslimoon

السنة العاشرة

العدد (۵۱۵)

الجمعة ۱۴ ربیع

۱۴۱۵

۱۶ دسمبر ۱۹۹۴

Volume 10

Issue No. (۵۱۵)

Friday

14th Rajab ۱۴۱۵

16th

December 1994

دی - درید الیک

میخانہل جورباقوف،

هدو - الرئیس الاحیر لیکان،

یعرف باسم الاتحاد السوفيیتی -

الغرب والعربیہ من التعلل الواحدة

بین الغرب والملکین، وقال ار ایا

بتمن الترسویج له من خطوطہ

المسلسل على السلام والستوار

الدولیہ تسلیم تسیلیم على الاعلام

ومنار صناعة القراء في الغرب

وخلال السلام ایجادہ

خارجی لحش تابید العادہ

ومن الشرق والغرب الى مواجہہ

قد تكون میں العالم اسلامی

قصق تہذیب الارہاد بالملمین من

قبل بعض السياسیں الغربیین

تساندہم فی ذلك وسائل الاعلام

الغریبہ، وقال ار هذا النہج بحدل

فی احشانہ، ودار فتنہ کبی

تسدرخ لہذا القیم

النور، وتساری

وچارنہم، وقلل جورباقوف، ار تصور

الایمان، وآشنا، وار ہدایت لارہان

الحمد لله رب العالمین، وار ہدایت

الاسلام، وار ہدایت المنشی، وار ہدایت

الاسلام، وار ہدایت المنشی، وار ہدایت

الاسلام، وار ہدایت المنشی، وار ہدایت

الاسلام، وار

عشق و محبت کی دنیا کا موسم بہار

بہار کا موسم آتے ہی دھرمیں رو ج پرور ہو ایں چلنے لگتی ہیں، سونی ہونی انگلیں جاگ اٹھتی ہیں اور سپی دنواں اُنیں
کا دور دور ہشروع ہو جاتا ہے، جسم و مادہ کی کائنات میں آفتاب کا ایک پورا دو رنگ درجنے کے بعد یہ موسم آتا ہے اور
طبیوں کا بیان ہے کہ جسم سے مادہ فاسد وضع کرنے اور سہل لینے کا یہ بہترین زمانہ ہے، شیک اسی طرح رو ج و جسم کی کائنات
میں بھی چاند کا ایک دو رنگ درجنے کے بعد موسم بہار آتا ہے۔ ماہِ تاب کو عشق کے سودا زادوں سے مناسبت ہے، خاص ہے
ماہِ تاب جب اپنے سالا ز سفر کا چکر ختم کرتا ہے تو عشق و محبت کی اقلیم میں بہتر شور یہ دیگی و جنون کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں
اوہ سال کے گلزارہ ہمینے کے اندر غیرت کی جو کدوں میں جنم جاتی ہیں طبیعت ان کے دفع کرنے کے لئے بے قرار ہو جاتی ہے
اس لئے رحمت کا مدد و محبوبیت مطلق نے اپنے وفا شواروں اپنے مرستوں کے لئے ایک خاص نہیں، مامساو سے بے تعقین
و رزانہ نہ کام قر کرے وہ اجر کو اصطلاح میں "رمضان" سے موسم کرتے ہیں۔

٥٠ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ إِذْ

حسن ازل سے پیمان و فایلاند حصہ والوں اے اپے محوب کی بیکھائی کا کھل پڑھنے والوں اگر اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو آزادی ہر قسم
عنق و آئینی الفت میں ایک ہمیز بیک ماسوا پر نظر کرنا تک ناجائز بھجو۔ اور اپنی تمام نفاذی لذتوں کو ایک بڑی اور حضیل لذت
کے تصور پر قربان کرنے رہو کر سی نفاذی لذتیں اس شاہدِ حقیقی کی وصال کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹیں ہیں۔

لے لھوڑ پر فریان مرے رہوڑ رجی طاں ندیں اس صدھر۔ یہی مقصود تھا کہ تھاری کی بی خلاج
اس حکم سے غرض تم کو تکھیت میں و ان نہیں، تھاری جان کو بیکان کرنا نہیں، بلکہ مقصود تھا کہ تھاری کی بی خلاج
و بہبود ہے تھارے ہی کمالات کی نشوونما اور تھاری ہی ترقی ہے، تھیں میں ضبط نفس پیدا کرنا، تھیں کو خوب خواہات
نفافی پر حاکم بننے کی تعلیم دینا ہے، تھاری پاکیزگی کی چیزیں ہوئی ہوت کو ابھارنا اور تھیں حیوانات کے غارے نکال کر
ملکوتوں کے آسمان پر پہونچانا ہے۔ تھاری بوالہو سی جو تھاری خودداری پر غالب آجائی ہے۔ اسی کو توڑنا منظوم ہے،
تھاری را ہ عروج میں ہر طرح کی سہولت پیدا کرنی ہے اور تھارے ہی چھپے ہوئے اندر وہ دشمنوں یعنی بدی کی ٹھانتوں
کو بلاک دنا بلوڈ کرنا مقصود ہے۔

برن عبد الواحد دریاباد رحمة الله عليه

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226 007 (India)

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف
صلوں سے تیار کردہ خوشبو شہر
دار عطیات، عمدہ و اعلیٰ
قسم کے روغنیات و عرق
یکوڑہ، عرق گلاب
و دمگ عطیات کی



ایک قابل اعتماد دوکان۔ ایک مرتبہ
تشریف لاکر خدمت کا موقع دل

خط و کتابت کایتھی

268898-03

اظہار احمد راندھیار مدرس، چوک لکھنؤ

آپ کی خدمت میں جدید و دلکش سو نے چاندی کے زیورات کیلئے

ہمارا نیا شور و م

گوشه میش

ساجی علی الرافع خان، حاجی محمد قاسم خان، محمد معروف خان

اک میٹارہ مسجد کے سامنے اپری گٹ چوک لکھنؤ

فون تشر ۲۹۶۹۱۰ ۲۶۷۹۱۰

لوران تسل

دراں میں درد، زخم، بیٹوٹ کی بہترین دوا

کیپ سول پر  مارکے ضرور دیکھیں۔ اندھین کمپنی کی کہیں کو
برائخ نہیں ہے وہو کرنہ کھائیں مسٹو کا بنا اصلی نورانی تیل مسٹو کا
پستہ دیکھ کر خسرے مدرس۔

INDIAN CHEMICAL MAU.N.B. 275101

بھاپاں ایجینر کے ذریعہ انکھوں کی جانش کی جاتی ہے
Auto Reflecto Meter AR-850

چشم سے متعلق تمام چیزیں دستیاب ہیں

اسے رجن (علیگ)

پوسٹ مارکسٹ مہماں سی لولہ پوسٹ مارکسٹ میر
ضلع اعظم کوئٹہ - ۲۰۴۳۰ ۵ - فون: ۷۶۸۴۸۲